نام کتاب	:	’’رُقعاتِ مشفق خواجہ بنام ڈاکٹر سلیم اختر: ڈاکٹر طاہر تونسوی‘‘
مرتّب	:	ڈاکٹر خالد ندیم
ناشر	:	القمر انٹر پرائزز لاہور
ضخامت	:	۱۴۴ صفحات
اشاعت	:	۲۰۱۲ء
مبصّر	:	ڈاکٹر شاہ انجم

زیرِ تبصرہ کتاب معروف محقق نقاد مرحوم مشفق خواجہ (۲۰۰۵ء۔۱۹۳۵ء) کے چورانوے خطوط پر مشتمل ہے۔ جیسا کہ کتاب کے نام ہی سے ظاہر ہے، یہ خطوط ڈاکٹر سلیم اختر اور ڈاکٹر طاہر تونسوی کے نام لکھے گئے تھے۔ اوّل الذکر کے نام پچپن اور ثانی الذکر کے نام انتالیس۔

کتاب کا پیش لفظ ڈاکٹر معین الدین جینا بڑے، پروفیسر، جواہر لعل نہرو یونیورسٹی نئی دہلی نے تحریر کیا ہے۔ آپ نے مشفق خواجہ کے خطوط کی بابت جو لکھا ہے وہ دیگر مشاہیر ادب پر بھی صادق آتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں: ’’قانونِ وراثت کی زد سے مرحوم کا جو ترکہ محفوظ رہ پایا ہے، وہ ان خطوط پر مشتمل ہے، جو انھوں نے دنیا بھر میں پھیلے ہوئے علم دوست احباب کو لکھے تھے۔ یہ وہ برادری ہے، جن کی حیثیت ہمارے نزدیک مرحوم کے علمی وارث کی ہے۔ اس کے اراکین پر واجب ہے کہ وہ مرحوم کے اس ترکے کو اردو دنیا کے حق میں عام کر دیں۔‘‘ (پیش لفظ)

چناں چہ اُردو دنیا کو ڈاکٹر سلیم اختر اور ڈاکٹر طاہر تونسوی کا بھی شکر گزار ہونا چاہیے کہ ان صاحبان کی توجہ اور علمی فیاضی کے باعث ہی یہ قابلِ قدر سرمایہ آج ہمارے ہاتھوں میں ہے۔

جناب مرتّب کا دیباچہ بھی نہایت جامع ہے جو مکتوب الیہان کا بھرپور تعارف پیش کرتا ہے۔ مشفق خواجہ کے یہ رقعات ہماری ادبی تاریخ کے کئی تاریک گوشے منور کرتے ہیں۔ خصوصاً ان خطوط کے عرصۂ تحریر (۲۰۰۴ء۔۱۹۷۲ء) میں بعض اہم عصری، تخلیقی، تنقیدی، سوانحی، سماجی اور تحقیقی و تدوینی صورت حال یا معاملات پر اس ذخیرے سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ یوں دستاویزی نوعیت کے حامل اس اہم ماخذ کو محفوظ بنانے اور اسے بآسانی دست رس میں لانے کی سہولت فراہم کرنے پر جناب خالد ندیم نہ صرف قابلِ مبارکباد بلکہ شکریے کے بھی مستحق ہیں۔

یہ امر بھی خوش آئند ہے کہ خطوط ایسے اہم دستاویزی نوعیت کے حامل متون کی تدوین و اشاعت کی جانب خاطر خواہ توجہ کی جا رہی ہے۔ محققین بخوبی واقف ہیں کہ یہ کام کتنے حزم و احتیاط کا متقاضی ہے۔ حفظِ متن اور تدوین و ترتیب کے دیگر مراحل سے عہدہ برا ہونا اتنا آسان بھی نہیں ہے۔ اس سلسلے میں ایک کرنے کا کام یہ بھی ہے کہ ایسے شائع ہونے والے تمام مکاتیبی مجموعوں کے اصل کاغذات اور مسودات نیشنل آرکائیوز یا کسی معروف کتاب خانے میں محفوظ کرا دینا چاہیے تا کہ حسبِ ضرورت

شائع ہونے والے متون کی تصدیق وتصریح کی جاسکے، اور یہ دیکھا جاسکے کہ آیا یہ متون منشائے مصنّف کے مطابق ہیں یا منشائے مرتّب کے۔ کیوں کہ مکتوبات شیخ احمد سرہندی کے سلسلے میں عبداللہ خویشگی نے جو جعل سازی کی تھی وہ تاریخ کے ریکارڈ پر محفوظ ہے۔ اسی طرح حضرت آسی لکھنوی اور مفتی انتظام اللہ شہابی کی جعل سازیوں سے بھی علمی دنیا بخوبی واقف ہے۔ ادبی حلقوں کو مسرور و مطمئن ہونا چاہیے کہ ڈاکٹر خالد ندیم مکاتیبی ادب کی تدوین واشاعت کے سلسلے میں ایک اچھے اور ذمّے دار مدوّن ہونے کا ثبوت فراہم کر رہے ہیں۔

نام کتاب	:	''مکاتیبِ مشاہیر بنام حق نواز خاں''
مرتّب	:	سیّد نصرت بخاری
ناشر	:	جمالیات پبلی کیشنز، اٹک
ضخامت	:	۳۰۴ صفحات
اشاعت	:	۲۰۱۲ء
مبصّر	:	ڈاکٹر شاہ انجم

سیّد نصرت بخاری کا مقالہ برائے ایم فل پیش نظر ہے اسے انھوں نے علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد سے حصولِ سند کے لیے مرتّب کیا تھا جسے اب کتابی صورت میں شائع کیا گیا ہے۔ گرامی جناب حق نواز خاں (پ ۱۹۳۷ء) کا شمار بھی مشاہیر میں ہوتا ہے آپ کی علم دوستی اور کتاب دوستی سے علمی وادبی حلقے بخوبی واقف ہیں۔ آپ کے تبصروں اور خطوں سے آپ کی ناقدانہ اور محققانہ نظر کا ثبوت ملتا ہے۔ اسی طرح آپ کے نام ہم عصر ادبا اور محققین کے خطوط سے بھی بعض علمی، ادبی سیاسی اور سماجی نوعیت کی معلومات سامنے آئی ہیں۔ چناں چہ یہی وجہ ہے کہ مقالہ نگار نے آپ کے نام مشاہیر کے خطوط کو مرتّب کر کے دستاویزی تحقیق کے شعبے کو وسعت دینے کی کوشش کی ہے۔

زیرِ تبصرہ کتاب پچیس مشاہیر کے خطوط پر مشتمل ہے۔ سردست ان مشاہیر میں سے احمد رضا، احمد ندیم قاسمی، افتخار عارف، ڈاکٹر جمیل جالبی، ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی، ڈاکٹر سیّد عبداللہ، ڈاکٹر غلام سرور، ڈاکٹر غلام مصطفٰی خاں، سیّد قدرت نقوی، ڈاکٹر گوہر نوشاہی، لطیف الزماں خاں، ڈاکٹر محمد باقر اور ڈاکٹر مظفر حسن ملک قابلِ ذکر ہیں۔

مقالہ نگار نے صرف ان خطوں کو یکجا ہی نہیں کیا بلکہ ان پر حواشی وتعلیقات بھی تحریر کیے ہیں۔ جناب حق نواز خاں کے ساتھ ساتھ تمام مکتوب نگاروں کے بارے میں ضروری معلومات بھی اس پر مستزاد ہیں۔

مقالے کی ترتیب کچھ یوں ہے: ابتدائیہ، مکتوب نگاری کی روایت، حق نواز: احوال وآثار، مکتوب نگاروں کا تعارفی جائزہ، مکاتیب کا متن، حواشی وتعلیقات۔